ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر
BADR QADIAN

جلد ۱۲ — نمبر ۱۱ — ضلع گورداسپور

۲۴ شوال ۱۳۳۱ھ [illegible] مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء و ۱۰ اسوج سمت ۱۹۷۰ بروز جمعرات

[illegible] جام نور الدین

کہہ ہست محی موتی کلام نور الدین

جانشین ایڈیٹر میاں معراج الدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت و دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسلامیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک واز خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہماں از حضرت احمد است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار آرد از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبار قادیان

و بلاد الہند[illegible]

دار الامان کا حال مرے بھائیو سنو
قرآن لوگ دین سے پڑھتے ہیں روز ہم
پھر ہو گیا ہے درس بخاری کا بھی شروع
شملے سے واپس آ گئے محمود سیرزا
مہمان آ رہے ہیں نہایت خلوص سے
صادق۔ رحیم۔ ناصر و سرور۔ سفر میں ہیں
اکمل نے لکھ دیئے ہیں یہ اخبار قادیان

از فضل خدائے پاک ہے ہر طرح خیر ہے
اللہ سے اُس کو پیار ہے شیطان سے بیر ہے
روح القدس کے فیض سے ہر شخص طیر ہے
باقی جو اہلبیت ہیں اُن میں بھی خیر ہے
کوئی بلال کوئی ابوذر۔ زبیر ہے
ان کی غرض ہے درغط نہ کچھ شوق سیر ہے
ارض حرم خیال میں دشمن کے دیر ہے

کلام امیر

پریمیم بانڈ کا انعام جوا ہے

سوال ہوا کہ ہندوستان میں انگریزی پرامیسری نوٹ رائج ہیں خریدنے والے کو سود ملتا ہے۔ اب یورپ کے دیگر ملکوں نے بھی ہندوستان میں اپنے پرامیسری نوٹ رائج کئے ہیں اور بعض سہولتیں زائد دی ہیں (۱) سود ملتا ہے۔ (۲) جب کوئی چاہے اپنا روپیہ واپس منگوا لے (۳) روپیہ ایک دفعہ نہیں بلکہ باقساط دینا پڑتا ہے۔ (۴) نوٹ خریدنے والوں کو سال کے سال انعام دیا جاتا ہے بطور قرعہ اندازی جسکا نام نکل آوے۔ مگر جسکو انعام دیا جاتا ہے اس کا روپیہ واپس نہیں دیا جاتا۔ ان پرامیسری نوٹوں کا نام پریمیم بانڈ ہے۔ ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ کیا اسکا کاروبار کرنا اور انعام حاصل کرنا جائز ہے؟

بجواب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا یہ جوا ہے (قمار بازی)+

حضرت کا خط ظفر اللہ خانصاحب کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

شیخ محمد اکبر صاحب کو بحبت بھرا اسلام علیکم۔ یہ مبارک دعا ہے۔ افسوس ہندوستان کے مسلمان اس سے محروم ہو گئے آہ۔ آہ۔ سیر میں کوئی دین و دنیا کا خیال رکھنا چاہیئے والا فضل ہے مسجد کی خبر مبارک ہو۔ فنلینڈ میں گھنٹوں کے حساب سے نماز روزہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والقمر قدرناہ منازل۔ یہ تقدیر منازل کا ارشاد لیسے بلاد کے واسطے ہے۔ پیارے غور کرو چھتیس کروڑ روپیہ سالانہ چرچ آف انگلینڈ۔ اگر یہ لوگ مسیحی نہیں تو اتنا روپیہ پانی کی طرح کیوں بہاتے ہیں۔ پھر اسلام کے مقابل انھیں دوسالوں میں مراکش۔ طرابلس۔ ترکی میں بلقان نے اٹلی نے فرانس نے کیوں اس قدر خونریزی کی۔ تثلیث کی دلیل تو ہے ہی نہیں اس کا عقلمند کے سامنے اقرار کریں۔

مسیح کے ساتھ اس مذہب کے زوال کے دن وابستہ ہیں۔ افسوس کہ کھلے ہیں اسلام کو نظام ماننے سے مضائقہ کرتے رہیں۔

آپ توحید کی تبلیغ کر دیا کریں۔ پنجابی ہندوستانی طلباء کو بقدر الطاقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام

[illegible] انتہا کی غنیمت ہے۔ نمازوں میں غفلت مت کرو۔ قرآن کریم ضرور پڑھو۔ دعائیں بہت مانگو۔ [illegible] آپ کا جرمن دوست کیا ہوا۔ پھر آپ نے ان کا حال نہ لکھا۔ تعجب ہے والسلام

نور الدین ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء

حضرت کا خط برادران مصر کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ خاکسار کیطرف سے احمد بک تیمور کو خصوصیت سے ملو۔ اور میرا دلی محبت سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو عرض کرو یہ وقت اسلام کے لئے بابرکت ہے آپ ناامید نہوں۔ لا تیئسوا من روح اللہ یاد کرو کشودن نتیجہ ہے یہ دن اسلام کے لئے بابرکت آ رہے ہیں۔ اور یاد رکھو۔ عمدہ نقش تختی پر اسوقت منقش ہوتا ہے جب پہلا نقش دھو دیا جاتا ہے۔

۲۔ احمد بک تیموری معرفت استاد کا پتہ لگاؤ۔ پھر انتخاب کتب اور استخارہ سے کام لو۔

۳۔ ان کا لباس پنجابی ہو یا عربی دونوں لباسوں کے سوا کوئی لباس ضروری نہیں گو لباس کے متعلق اسلام نے کوئی فیشن تجویز نہیں فرمایا۔

۴۔ پیارو نیک اعمال انسان تکبر میں مبتلا ہو کر بعض دفعہ صداقت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور بداعمال فطرۃ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا تائب ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر چار برس انکار پر اڑے رہے۔ خالد بن ولید جنگ احد میں کفار کا کمان افسر تھا+

میاں محمد بخش کو میری طرف سے بہت بہت شکریہ اور جزاک اللہ کہدینا۔ ہم بہت خوش ہوئے اُس کے اس سلوک سے جو آپ سے اُس نے کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

ولی باپ ہے

ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک لڑکی کو اُس کی نانی نے پرورش کیا ہے اُس کے پاس پلی اور بڑھی ہوئی ہے۔ اب اُس کی شادی کا وقت آیا ہے تو اُس کا باپ جس نے کبھی اُس کو پوچھا بھی نہ تھا اپنی مرضی کے مطابق کہیں اُس کی شادی کرنا چاہتا ہے اور نانی کہیں اور کرنا چاہتی ہے۔ حق کس کو ہے حضور فیصلہ فرماویں؟ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ولی تو باپ ہی ہے اور اُسی کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نکاح کرے۔

ہر جگہ ایمان کو قائم رکھو

ایک شخص نے عرض کیا کہ میں پٹواری ہوں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ اس ملازمت میں بے ایمانی کا بہت موقعہ ہوتا ہے نیک آدمی کے واسطے مناسب نہیں کہ ایسی نوکری کرے حضرت نے فرمایا خود انسان اپنے ایمان کو سمجھ سکتا ہے کہ وہ کس کام کو تقوی کے لوازمات کے ساتھ پورا کر سکتا ہے۔ بے ایمانی کرنے والا تو نماز میں بھی بے ایمانی کر سکتا ہے۔ ہر جگہ نیکی اور بدی دونوں باتوں کا موقعہ موجود ہے۔ ملازمت چھوڑنے کی ضرورت نہیں اپنے ایمان کو قائم رکھو+

درخواست جنازہ

منشی غلام حسن صاحب اپنے مرحوم دوست سلطان احمد احمدی ٹباوی کے واسطے احباب سے دعائے مغفرت کے خواہاں ہیں۔

(۲) برادرم تاج محمد صاحب سفید پوش جھورے اپنے اہلیہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

آٹھ آنہ اور عنایت ہوں

ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار بدر ماہ مارچ ۱۹۱۲ء میں جب چھوٹے کا غذ پر چھپنا شروع ہوا تو ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ سب خریداروں کو اخبار معہ ضمیمہ روانہ کیا جایا کریگا اور ضمیمہ بلا ضمیمہ کی تفریق اب باقی نہ رہیگی اسپر بعض اُن احباب نے جو پہلے والا اخبار بلا ضمیمہ خرید اکرتے تھے عہ اور دیگر پورا کردئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پادری صاحب اور ان کے بزرگ و خورد غور کریں

ان دنوں پادری ٹامس ہاول صاحب کو اسلام کے خلاف بہت جوش ہو رہا ہے اور اس جوش میں وہ حد سے بڑھ کر ذاتیات پر حملے کر رہے ہیں میرے لیکچر بعنوان کفارہ پر بھی انہوں نے رسالے لکھے ہیں جن کا اکثر حصہ خود میری ذات پر بیجا حملوں سے پُر ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت کلامی اور دشنام دہی سے کام لیا ہے۔ میرے متعلق جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کے جواب میں میں نے پسند نہ کیا کہ بوڑھے پادری صاحب کی ذات پر کوئی حملہ کروں یا اُن کے اگلے پچھلے سوانح کو کھولوں بلکہ میں ان کے ساتھ اپنی تحریر یا تقریر میں وہی روش قائم رکھنا پسند کرتا ہوں جو درست اصول سے اُنکے متعلق میری دیرینہ عادت ہے۔ ہاں مسائل دینی کا معاملہ جدا ہے اور اس میں صداقت کا اظہار ضروری ہے مجھے وہ ہزار گالی دیں۔ تہمت لگائیں طعن وتشنیع کریں اس کا بالمقابل جواب میں ان کو کوئی نہ دونگا ہاں جو عیب وہ خدا کے پیاروں پر لگاتے ہیں اس کا دور کرنا ہمارا فرض ہے لیکن ہر ایک شخص کہ پادری صاحب کیساتھ وہ سلوک کرنا منظور نہیں ہو سکتا جو مجھے ہے۔ ذیل کا مضمون جو ہمارے قابل دوست میاں معراج الدین صاحب نے لکھا ہے اسکی عبارتوں کا بہت سا حصہ جو پادری صاحب کے متعلق تھا ہم نے کاٹ دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہم بزرگ پادری صاحب کو اس امر کیطرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جو طریق تحریر کا آپنے اپنے رسالوں اور کتابوں میں مسلمانوں کو اشتعال دلانے کا شروع کیا ہے وہ بہت خطرناک ثابت ہوگا۔ کسی کے بزرگ کو گالیاں دینا اصل بحث سے گریز کر کے اِدھر اُدھر کی باتوں کو شروع کر دینا کسی طرح عیسائیت کے واسطے مفید نہ ہوگا شیشیں محل کے رہنے والوں کے واسطے مناسب نہیں کہ راہ گذرتوں پر پتھر [illegible] پھینکیں۔ پادری صاحب دین یسوعی کی کمزوری پر رحم کریں۔ اور دوسروں پر سختی کا برتاؤ شروع نہ کریں۔ ورنہ پچھتانا پڑیگا۔ ایسا نہ ہو کہ آخری عمر میں تلخیاں [illegible] پڑیں۔ ایڈیٹر۔

اخبار بدر کی اشاعت ۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء میں ہمارا ایک مضمون بعنوان "مذہب عیسوی اور اس کی مذہبی کتب پر ریویو" شائع ہوا تھا [illegible] مختصر طور سے پادریوں کی انجیلوں اور [illegible] متعلقہ رسالوں [illegible] اور جعلی ہونیکا ثبوت اُن کے اپنے ہی بزرگوں کی شہادتوں سے دیا گیا تھا اور یہ بھی دکھایا گیا تھا کہ ان انجیلوں پر سے ہی (باوجودیکہ [illegible]) یسوع مسیح کی الوہیت [illegible] ہرگز کبھی ثابت نہیں ہوتا یہ ایسا لاجواب اور دندان شکن مضمون ہے کہ [illegible] حامیاں دین عیسوی نے اس کے [illegible] جواب دینے کی کوشش [illegible] کچھ نہ کرسکا کہ [illegible] ہمارے [illegible] واضح [illegible] پیش کئے ہیں کہ سچی دین [illegible] کے حامی [illegible] اپنے [illegible] اصول کی کمزوری اور نامعقولیت [illegible] قائل ہو گئے ہیں۔ [illegible] سلسلہ احمدیہ کے مقابل پر تحریری و تقریری مناظرہ سے بھی رک گئے ہیں۔ لیکن اب ایک معزز پادری صاحب ٹامس ہاول [illegible] چرچ کے ماسٹر اور ریاست بہاولپور [illegible] کے وظیفہ خوار اپنے شکستہ خوردہ بزرگوں کی [illegible] اور چراغ سحری کی طرح ٹمٹمانے والے [illegible] دکھا دینے سے شہرت حاصل کرنے کے خیال [illegible] مخالفت میں کچھ لکھنا شروع کیا ہے [illegible] مضمون مندرجہ بالا کے جواب کے نام [illegible] شائع کئے ہیں

ہمیں خیال تھا کہ پادری صاحب عمر رسیدہ و تجربہ کار و سیسی شریف آدمی اور مہذب ہونے [illegible] تحریر معقول محقق اور معمولی طبقہ کے بدزبانی [illegible] تحریرات سے بالاتر ہوگی مگر ان کے پرچوں کو پڑھ کر [illegible] حالت پر بہت افسوس ہوتا ہے کہ نہ معقولیت کے حدود کے اندر [illegible] اور نہ ہی تہذیب کے دائرے میں اپنے آپکو چلا سکا ہے [illegible] نے سچے واقعات کو ملتبس کرنے کی بہت کوشش کی ہے

ان دونوں پرچوں میں پادری صاحب نے اصل مضمون کا کوئی جواب نہیں دیا اپنے عمل سے اپنے عجز کا ثبوت دیکر صرف اسی پر اکتفا کیا ہے کہ [illegible] بھائی ایڈیٹر نور افشاں اور مصنفات اظہار عیسوی و ہدایت المسلمین و میزان الحق و اشار [illegible] ان اعتراضات کا جواب دے چکے ہیں۔ اب ان عقلمند پادری صاحب سے کوئی پوچھے کہ اگر آپ کے بھائی اس مضمون کا بقول آپ کے جواب دے چکے تھے تو پھر آپ نے کسلئے قلم اُٹھایا اور کیوں ناحق اپنا یا مشن کا وقت اور روپیہ یہ دو پرچے لکھکر ضائع کیا۔ پادری ٹامس ہاول صاحب نے تو یہ پرچے لکھکر اپنے اس ڈیفنس پر آپ ہی پانی پھیر دیا ہے۔ ان پرچوں میں کھسیانے ہوکر پادری صاحب ہمیں للکارتے ہیں کہ آپ ضرور میدان میں آئیں ہم تو خم ٹھونک کر حاضر ہیں" کیا ان کا خم ٹھونکنا یہی ہے کہ صرف بھائیوں کی مدد کے حوالے دینے سے کام ہو سکتا ہے؟ اگر مرد میدان ہوتے تو مضمون کے ہر ایک جزو کا پورے طور سے جواب دیتے ہم نے تو اپنے مضمون میں صاف لکھدیا تھا کہ ہم نے فی الحال اسکو بہت مختصر لکھا ہے اگر اس کے جواب میں پادری صاحبان میدان میں نکلے تو ہم پوری تفصیل کے ساتھ ان کی ساری انجیلوں کے الگ الگ بخئے اُدھیڑ کر پبلک کے سامنے رکھدینگے لیکن وہ اسی مختصر مضمون کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تو پھر مفصل کتاب کے جواب کی تاب اُن میں کہاں ہو سکتی ہے۔

پادری ٹامس ہاول صاحب آپ ہی انصاف سے جواب دو کہ کیا آپ نے ہماری اصل باتوں کا جواب دیا ہے؟ ہم آپ ہی فرمائیں کہ (۱) ہم نے لکھا تھا کہ آپ کی انجیلیں اور متعلقہ رسالے ہرگز ہرگز خدا کا کلام نہیں نہ یہ یسوع مسیح پر اور نہ ہی حواریوں پر بذریعہ وحی الٰہی نازل ہوئیں۔

کیا آپ نے یا آپکے کسی بھائی نے معقولی اور منقولی دلائل سے ثابت کر دکھایا ہے کہ فی الحقیقت یہ اناجیل اور ان کے متعلقہ رسالے خدا کیطرف سے یسوع مسیح یا اُس کے حواریوں پر انبیاء سابقین کی طرح بذریعہ وحی نازل ہوئے تھے؟

(۲) ہم نے ثابت کیا تھا کہ ان میں نہ کوئی انجیل اور نہ کوئی رسالہ یسوع مسیح نے لکھا اور نہ لکھایا اور نہ کسی اور نے یسوع مسیح کے عین حیات ان کو لکھا اور اُس نے اس کی تصدیق کرائی اور نہ ہی اُس نے اس کی صحت بحال رکھنے کا کوئی معیار مقرر کیا؟

کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ ساری کتابیں یا ان میں سے کوئی ایک ہی یسوع مسیح نے خود لکھی یا لکھائی تھی یا کم از کم اُس کے عین حیات میں لکھی گئی ہو اور اُس نے تصدیق کی ہو؟

(۳) ہم نے یہ ثابت کیا تھا کہ حواریوں کا یہ ایمان تھا کہ یسوع مسیح ابھی عنقریب اُن کے دیکھتے دیکھتے دوبارہ آجائیگا

اور قیامت قائم ہو جائیگی اور ان کے دیکھتے دیکھتے تمام دنیا تباہ ہو جائیگی۔ اس لئے وہ کسی کتاب کا لکھنا جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہ بھی ہم نے ثابت کیا تھا کہ ان انجیلوں میں سے کوئی کتاب فی الحقیقت کسی حواری کی لکھی ہوئی نہیں لوقا اور مرقس تو حواری ہی نہ تھے اور متی اور یوحنا کے نام سے جو کتابیں موسوم ہیں وہ کتابیں اُس متی اور یوحنا کی لکھی ہوئی نہیں جو مسیح کے ۱۲ حواریوں میں سے تھے۔ اور نہ ہی اُن کی زندگی میں دُنیا میں ظاہر ہو کر گرجا میں داخل کی گئیں۔ یہ کتابیں اور لوگوں کی تصنیف ہیں اور غلط طور پر اُن کو متی اور یوحنا حواری ظاہر کیا جا رہا ہے۔ آپ ہی بتائیں کیا آپ یا آپ کے کسی بھائی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرقس اور لوقا مسیح کے حواری تھے؟ اور جو کتابیں متی اور یوحنا کے نام سے موسوم ہیں وہ اُن کے مصنف درحقیقت مسیح کے حواری تھے؟ اور اُن کی زندگی میں ہی یہ کتابیں گرجا میں داخل ہو گئیں تھیں؟

۳۔ ہم نے لکھا تھا کہ مسیح کے حواریوں کے بعد انجیل نویسی کا شوق پیدا ہوا تو لوگوں نے بہت مختلف انجیلیں لکھ ماریں جو گرجا میں داخل ہو گئیں پھر ہم نے ۲۸ اور ۱۳۱ کے نام بھی لکھے ہیں اور ان میں سے معتبر نسخے چھانٹنے کے لئے کئی بار کوشش کی گئی لیکن ناکامی رہی پھر آخر کار ۳۲۵ء میں بمقام نیسیا بزرگوں کی ایک مجلس اس کام کے لئے بیٹھی اور اُنھوں نے تمام معتبر اور غیر معتبر انجیلوں کو گرجا کی اونچی جگہ پر رکھ کر دعا کی کہ سچی انجیلیں اوپر رہجائیں اور جھوٹی نیچے گر جائیں۔ چنانچہ چار انجیلیں اوپر رہگئیں اور باقی سب نیچے گر گئیں۔ پھر اس کارروائی کی تصدیق کے لئے بشپ کرسینٹ اور بشپ موڈنی جو اس کونسل کے ممبر تھے اور قبل از تحریر تصدیق مر گئے تھے ان کی قبر پر تمام رات مسلوں کے رکھ چھوڑنے سے اُن کے دستخط موجود ہو گئے اس واقعہ کے بعد چار انجیلیں رکھ لی گئیں اور باقی سب کو ضائع کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ باتیں تیسی فیرادر نیرشس نے لکھی ہیں۔ آپ ہی فرمائیں کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ان واقعات کے وجود سے انکار کیا ہے اور اس کے برعکس ثابت کیا ہے؟

ایسے ہی بیسیوں باتیں ہم نے اپنے مضمون میں لکھی ہوئی ہیں جن میں سے کسی ایک کا بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ آپ کے بزرگوں نے اُن کو [illegible] ہے۔ تو پھر وہ کونسی ہمت ہے جس سے آپ کا [illegible] کھڑے ہونا ثابت ہے۔

افسوس کہ آپ کی عمر کا اب آخری وقت ہے۔ اور آپ اس قدر بیباکی سے خدا کے سامنے کام لے رہے ہیں

اگر مرد میدان ہو تو آؤ دکھلاؤ کہ آپ نے یا آپ کے کسی پادری بھائی نے کہاں وہ باتیں ثابت کی ہیں جن کا ہم نے اوپر مطالبہ کیا ہے اور جو ہمارے مضمون میں درج ہیں جبکہ آپ کے بزرگوں کی گواہی سے اناجیل غلط اور جعلی ثابت ہیں اور جبکہ وہ جسکو آپ خدائی کا جامہ پہنانا چاہتے ہیں خدائی سے انکار کرتا ہے اور کہیں دعویٰ نہیں کرتا۔ جبکہ آپ کی انجیلیں اُس کو کسی طرح خدا بننے نہیں دیتیں تو آپ کون ہیں جو آپ کی بات سے یسوع مسیح کو خدا سمجھ لیا جاوے۔ مدعی سست اور گواہ چست کا معاملہ کیوں تسلیم کیا جائے

ہم روز روشن میں بآواز بلند کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے جو لوگ اُسکو خدا سمجھتے ہیں اور جن کتابوں میں اُس کی خدائی کا ذکر ہے وہ سب اسبارے میں مفتری اور کذاب ہیں۔ کیا آپ خدا کی غیرت سے خوف نہیں کرتے۔ خدائے واحد لاشریک لہ نے زمین و آسمان۔ یسوع مسیح اُس کی ماں باپ بھائی بہنیں اور آپ کو اور تمام عالمین کو پیدا کیا اور اُس کی پیدائش اُس کی شہادت دے رہی ہے۔ جبکو تم خدا کہہ رہے ہو۔ اُس نے کیا پیدا کیا؟ جو کچھ اُس نے پیدا کیا وہ دکھاؤ؟ ہم نے بہت سی باتیں اناجیل کے متعلق اسی قسم کی لکھی ہوئی ہیں ان میں سے کسی کا جواب پادری صاحب نے نہیں دیا۔

پادری صاحب کے لئے کیسے افسوس کا مقام ہے کہ اتنے بڑے دعوے کے مدعی ہو کر نفس مضمون کے جواب سے بالکل عاری ہو کر ادھر اُدھر کی بے بنیاد اور غلط باتیں لکھ کر بحث کو مخلوط کرنے کی کوشش کریں

ان کے علاوہ ہم نے الوہیت مسیح کے متعلق بھی پادری صاحب کی خدمت میں چند امور اُنکے اپنے ہی مسلمات سے پیش کئے تھے اُن کا بھی اُنھوں نے اور نہ اُن کے کسی بھائی نے کوئی جواب دیا ہے اُن میں سے بھی چند باتیں ان سے پوچھتے ہیں۔

۱۔ کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ثابت کیا ہے کہ صریح الفاظ میں آپ کے مفروضہ خدا یسوع مسیح نے کہیں ان آپکی مسلمہ اور فی الحقیقت حکایات انجیلیں میں ہی اپنے خدا ہونیکا دعویٰ کیا ہو۔

۲۔ کیا یسوع مسیح نے خدا کی گواہی اپنی شہادت اور حواریوں اور بدروحوں اور دوستوں اور دشمنوں اور یہودیوں میں سے کسی کی شہادت سے خدائی کا مدعی آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ان اناجیل کی روایت صریح سے ثابت کیا ہے اور جو حوالے آپ کی انجیلوں سے ہم نے لکھے ہیں آپ نے اُن کو غلط یا جھوٹا ثابت کیا ہے؟

۳۔ کیا یوحنا ۱۰/۳۴ میں جو یسوع مسیح نے اپنی ربوبیت سے انکار کا فیصلہ کیا ہے۔ اُس روایت و آیت کی آپ نے تغلیط ثابت کی ہے؟

(۴) کیا آپ نے یا آپ کے کسی بھائی نے ثابت کیا ہے کہ یسوع اپنے ماں باپ کے گھر میں صرف اکیلا بیٹا تھا یا کسی اور طرح سے اکلوتا تھا۔ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ ایسے صریح واقعات سے بھی پادری صاحب انکار کرتے ہیں جو روز روشن کیطرح پبلک پر تاباں ہیں۔ حال کے بلقانی جنگوں کے دوران میں لاہور اور دوسرے شہروں میں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی نیت سے چند مشاہیر پادریوں کے اُن لیکچروں کا سلسلہ ابھی دنیا کو فراموش نہیں ہوا جس میں بلقانی اتحادیوں کی چند فتوحات اور ترکوں کی شکستیں انجیل اور قرآن کی تعلیموں کے تاثیرات پر زور شور سے بنی کیجاتی تھیں اور لوگوں کو عیسائی دین کے قبول کرنے کی اسی بناء پر راغب کرنے کی کوشش کا ایک موقعہ سمجھ لیا گیا تھا آپ ان واقعات کو جھوٹھ کہنے سے اپنی تمام وقعت کھو دیتے ہیں کیونکہ یہ تو ابھی تازہ باتیں ہیں۔ خود لاہور میں دو لیکچر ہوئے جس کی شہادت میں ہزاروں زندہ گواہیاں پیش کیجا سکتی ہیں اور جن کے متعلق مختلف اخبارات میں کئی مضامین نکل چکے ہیں چنانچہ اخبار بدر رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں ان کا ذکر ہے۔ ہاں اگر آپ کا یہ مطلب ہے کہ دراصل انجیل کی تعلیم کے اثر سے بلقانی اتحادیوں کو کامیابی نہیں ہوئی اور ترکوں کو اسلام پر عمل کرنے سے شکست نہیں ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ اس حد تک متفق ہیں مگر ایمان سے فرمائیے کہ آپ کی یہی منشا ہے؟

ہم بزور کہتے ہیں کہ پادریوں کے دائرے میں سے کوئی ہمدردی کا اظہار عملی طور پر ترکوں سے نہیں ہوا اور برٹش گورنمنٹ کو عیسائی کہنا غلط ہے۔ وہ ایک نیوٹرل سلطنت ہے جو مسلمانوں کے ساتھ من حیث السلطنت مسلمان اور عیسائیوں کے ساتھ عیسائی اور ہندوؤں کے ساتھ ہندو ہے۔ اور بحیثیت رعیت پروری کے وہ سب کے حقوق اور جذبات کی نگراں ہے۔

آپ ہی ذرا بتا دیں کہ مسلمانوں کے رشتہ دار اور آپ کے چچازاد بھائی میاں محمد علی صاحب نے تو چندہ بمائے ترکان

دیا ہوگا۔ مگر آپ نے بحیثیت عیسائی مذہب کا ایک لیڈر ہونے کے کیا اظہار ہمدردی ترکوں سے کیا تھا۔ اور وہ کس اخبار میں چھپا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے وہ خوشیاں جو آپ اپنے حلقہ میں مناتے تھے وہ ہمیں معلوم نہیں لیکن ہم اُن کا ذکر کرنا عبث سمجھتے ہیں

کتاب واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت کا جواب لکھنے کی آپ طیاری کر ہی رہے ہیں اُس کا جواب ہم اُسوقت دیدینگے یہاں اس کا کونسا موقعہ ہے۔ بات میں بات کیوں گھسیڑتے ہو آپ کے اس نوٹ کا صرف ہم اس جگہ اتنا جواب دیتے ہیں کہ اگر آپ اس کتاب کو ہماری بناوٹ ثابت کر دینگے تو ہم آپ کو ایکسو روپیہ انعام دینگے لیکن اگر آپ ثابت نہ کروگے اور ہرگز ثابت نہ کر سکوگے تو پھر اس طرح کی لعنت کا طوق بھی آپ کے گلے میں رہیگا اور آئندہ کے لئے آپ کی ہر بات جھوٹی سمجھی جائیگی ٭

پادری صاحب آپ ذرا ہمیں یہ تو بتائیں کہ آپ نے کونسے ایسے جدید اعتراض اسلام پر کئے ہیں جو آپ کے بزرگوں نے نہ کئے تھے۔ اور جن کے سینکڑوں مرتبہ دندان شکن جواب دیئے جا چکے ہیں۔ آپ کوئی چند ایسے پبلک کے سامنے پیش کریں جو آپ سے پہلے کسی عیسائی نے اسلام کے خلاف نہیں کئے ہوں۔ اور جن کا جواب مسلمانوں کی طرف سے نہ دیا گیا ہو۔

آپ کے تحمل و بردباری کی صفت تو آپ کی تحریر سے ظاہر ہو رہی ہے اور ہم آپ کے اُس بزرگ کو بھی جانتے ہیں جو اپنے جذبات پر ذرا بھی قابو نہیں رکھ سکتا تھا اور جو لوگوں کو سور۔ سانپوں کے بچے حرامکار وغیرہ کہا کرتا تھا۔ آپ ہمکو خوب جانتے ہیں اگر کسی وقت دو تین آدمی آپ کے پاس آ گئے اور آپ نے اُن کو اپنے سے مضبوط اور طاقتور پالیا اور اُن کے ڈر کے مارے آپ نہ بول سکے تو اس سے آپ کا متحمل ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جبکہ آپ کانوں میں انگلیاں ڈال کر خاموش بیٹھے رہے تو پھر آپ نے دوسرے کی بات سُنی کیسے۔ اور آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ کلمات فحش بولتا رہا۔ آپ کا اپنا بیان آپ کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے۔

آپ کے تحمل کا ثبوت آپ کے الفاظ سور مزاج وغیرہ ظاہر کر رہے ہیں۔

آپ تو بڑے ماہر پادری ہیں چلئے آپ ہی ہمارے سامنے عمدہ بنتے ہوں اور ہماری باتوں کا جواب معقولیت سے دیں۔ آپکا وہ خداوند جس کے لئے سر دھرنے کو جگہ نہ تھی اور یہودیوں کے ہاتھوں سے گھسیٹا اور دُکھ دیا گیا اور چھوڑانے کی کوششوں میں کامیاب نہوا پھر ایلی ایلی لما سبقتنی پکارتا ہوا اور پیالہ کے ٹل جانے کی آرزو کرتا ہوا صلیب پر چڑھایا گیا اُس کو غالب کہتے ہو۔ اگر اسی کا نام غلبہ ہے تو یہ غلبہ آپ کو بھی نصیب ہو ٭ پادری صاحب آپ قرآن کریم کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ آپ تو اُس کے دشمن ہیں اُسکی پناہ میں کیوں آتے ہو قرآن کبھی ایسے یسوع مسیح کا ذکر نہیں کرتا جو خدائی کا مدعی ہو۔ جو لوگوں کو گالیاں دیتا ہو۔ جو شراب بناتا ہو۔ اور لوگوں کے کھیتوں میں سے بھٹے بلا اجازت مالک کھاتا اور کھلاتا اور مصائب میں روتا چلاتا اور دعا نہ قبول کی جاتی اور آسمان پر چڑھ بیٹھا ہو ٭ قرآن تو عیسیٰ مسیح ابن مریم کا ذکر کرتا ہے جو خدا کا بندہ رسول۔ تمام حوائج بشریت رکھنے والا۔ راستگو۔ طبعی موت سے مرنے والا تھا اس لئے قرآنی عیسیٰ مسیح کے ساتھ آپ کا کوئی تعلق کسی طرح کا نہیں۔ اور اس لئے آپ اُس کے متعلق کوئی بات پیش نہیں کرسکتے۔ آپ تو اُس مسیح کے منکر اور کافر ہیں۔

جب تک کہ آپ یسوع مسیح کی الوہیت کے دعوے کی تاریخی تصدیق ثابت نہیں کرلیں یعنی اپنی انجیلوں سے اُس کا دعویٰ اور اُس پر خدا اور فرشتوں اور حواریوں اور دشمنوں اور دوستوں کی شہادت پیش نہ کرلیں آپ کی پیش کردہ دلیل کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی جب یسوع مسیح خود خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا اور اُسپر کوئی گواہی نہیں پیش ہوتی بلکہ اُسکے وہ ایسے اوصاف پیش کرتے ہیں جو عام انسانوں میں مشترک ہیں۔ تو پھر کسی دوسرے کے کہنے سے اُسے کیونکر خدا مانا جا سکتا ہے۔

بایںہمہ آپ نے بدیں ادعائے علم الوہیت کے مسئلہ کے متعلق جو استدلال قرآن سے کئے ہیں آپ کی علمی قابلیت اور سمجھ کی خوب قلعی کھولتے ہیں آپ نے جو وادی طویٰ میں ظہور بخشنے سے درخت یا جھاڑی کا مبدل بخدا ہونے کو استدلالاً پیش کیا ہے۔ تو یہ صریح آپکے اغراض کے مخالف پڑتا ہے کیونکہ جب جھاڑی میں خدا کے ظہور سے وہ جھاڑی ہی جھاڑی ہے۔ تو یوسف نجار اور مریم کے بیٹے یسوع میں بھی خدا کے ظہور بخشنے سے خدا خدا رہا۔ اور یسوع انسان رہا۔ یہ آپ کی بے علمی اور افترا ہے کہ قرآن خدا کے حلول کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور آپ نے الحول کا ترجمہ "حلول کرنا ہے" کرنے میں نہایت دھوکہ دیا ہے۔ اگر آپ سچے ہیں تو اَلْحَوْل کا ترجمہ حلول کرنا لغت عرب سے ثابت کرو۔ آپ ہرگز ثابت نہیں کر سکینگے اور یہ آپ کے جھوٹا ہونے پر ایک اور مہر ہے ٭

پھر آپ ایک اور دھوکہ دیتے ہیں کہ سورہ ذاریات ا رکوع ۲۱ کی آیت میں بھی آپ نے تحریف سے باز نہیں آئے۔ اور لکھدیا ہے وفی انفسکم افلا تبصرون اُس میں آپ وفی انفسکم کو افلا تبصرون کے ساتھ ملاکر یہ استدلال کرنا چاہتے ہیں کہ گویا خدا تمہارے نفسوں میں حلول کئے ہوئے ہے یہ آپ کی غلطی اور بے علمی ہے اصل آیت کو نکال کر دیکھو وہاں لکھا ہے وفی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم ط افلا تبصرون ٭ انفسکم اور افلا تبصرون کے درمیان وقف مطلق کی علامت پڑی ہوئی ہے۔ اور مطلب اس کا یہ ہے کہ یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں اور تمہارے نفسوں میں نشانات ہیں۔ تم اس بات پر کیوں بصیرت یعنی غور سے کام نہیں لیتے

ایسا ہی قرآنی آیات میں آپ کی دست اندازی آپ کی جہالت اور بے علمی کو ثابت کر رہی ہے۔

اسی طرح آپ نے ایک حدیث میں صورتہ کے لفظ کا ترجمہ خدا کی صورت کی ہے۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ نحوی کے رو سے صورتہ میں ہ کی ضمیر کا مرجع قریب یعنی آدم ہی ہو سکتا ہے۔ یعنی اللہ نے آدم کو اُس کی یعنی آدم کی صورت پر پیدا کیا اور صحت حدیث کی سند پیش کرنے کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پھر آپ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کو پیش کرتے ہیں۔ اگر اس میں یسوع مسیح کی الوہیت کی دلیل ہے تو پھر ہر ایک آدمی اللہ ہے۔ یسوع کے لئے کوئی تخصیص نہیں ٭

آپ کو قرآن کا علم نہیں آپ قرآن سے بالکل بیخبر ہیں اس لئے قرآن سے کوئی استدلال آپ صحیح طور پر نہ پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ قابل التفات سمجھا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی آپ کو اپنے دعوے کے ثبوت میں ایسے گواہ پیش کرنیکا حق ہے جسکو آپ اپنے عقیدے کی رُو سے جھوٹا سمجھتے ہیں ٭ جب تک آپ یہ اعلان نہ کر دیں کہ قرآن کو ہم سچا اور منجانب اللہ سمجھتے ہیں اُسوقت تک وہ آپ کے دعاوی میں آپکی طرف سے گواہی قبول نہیں کیا جا سکتا

ہم نے آپ سے انجیلوں سے آپ کے دعاوی ہی کے متعلق سوالات کئے ہیں نہ کہ اپنے کسی دعوے کے لئے۔

کیونکہ اسلام اپنے دعاوی کے لئے کسی دوسرے کی مدد کا محتاج نہیں وہ اپنے دعاوی کے ثبوت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایسی بے غیرتی برداشت نہیں کرتا کہ دعوے تو کرے آپ اور اس کے ثبوت کے لئے غیروں کی بغلیں جھانکتا پھرے جیسا کہ مروجہ اناجیل کے پیرؤں کا حال ہے

آپ نے روح اور بدن کو ضد قرار دیکر اسپر اپنی ایک تھیوری کی بنیاد رکھدی ہے۔ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ آجتک آپ ضدین کے معنی سمجھنے سے بھی بے خبر ہیں۔

اسی طرح آپ نے ورد زہ سے پیدا ہونیکو بھی خوب سمجھا ہے اور آفریں ہے آپ کی سمجھ پر۔ اول تو آپ کا یہ کہنا ہی سراسر غلط ہے کہ مسیح کی پیدائش خرق العادت تھی وہ معمولی طور پر ماں کے شکم میں نو مہینے رہا اور پھر معمولی راہ سے معمولی لوازم کے ساتھ پیدا ہوا۔ کونسی خرق العادت بات اس کی پیدائش میں ہے۔ آپ کی انجیلیں تو آپ کو یوسف نجار کا بیٹا شہادت مریم قرار دیتی ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اپنے مضمون میں لکھا ہے اور ماں سے بڑھکر کس کی شہادت قابل اعتبار ہوسکتی ہے یہ آپ کی سمجھ کا ہی خاصہ ہے کہ آپ نے یہ سمجھ لیا کہ یسوع مسیح کو درد زہ نہ ہوا تھا

آپ کا یسوع مسیح تو العوام ہے نہ مس شیطانی سے پاک ہے۔ اس کا تو شیطان نے اسی طرح امتحان لیا جیسا پادری صاحبان کسی یونیورسٹی یا کسی مدرسے کیطرف سے طالبعلموں کا امتحان لیا کرتے ہیں جبکہ ایک امتحان دینے والا طالبعلم ممتحن کے مس سے پاک نہیں رہ سکتا تو یسوع اپنے ممتحن کے مس سے پاک رہا۔ بلکہ وہ تو مس سے بھی بڑھکر جادو تھا کہ یسوع شیطان کے پیچھے پیچھے لگا پھرا۔ ہم نے ان امور پر نہایت مختصر طور سے لکھا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے پادری صاحبان سے یہ تقاضا کیا ہے کہ وہ اناجیل کی شہادت سے نقلی طور پر یسوع مسیح کے دعوے الوہیت کے دلائل پیش کریں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات کو کھینچ کر کسی اور طرف لیجانا چاہتے ہیں اس سے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر پادری صاحب حق اور راستی کے طالب اور حامی ہیں تو وہ ہمارے مضمون کے تمام مطالبات کا اسی مضمون سے جواب دیں جس طرح اُنسے مطالبہ کیا گیا ہے۔

(مراسلہ ایڈیٹر بدر)

نوٹ۔ یہ مضمون دیر سے آیا پڑا تھا مگر بسبب کمی گنجائش نہ چھپ سکا۔

اسے کیونکر تصدیق حاصل ہوئی

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ امابعد ناظرین با تمکین کیخدمت میں التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کا احصاء اور شمار احاطہ انسانی میں ہرگز ہرگز نہیں آسکتا۔ جہاں اسنے ہمارے آرام جسمانی کے لئے ہر ایک قسم کی راحت اور آرام کا سامان مہیا کیا اور اس میں کوئی کمی نہ رکھی اسطرح سے اس نے ہماری روح کے لئے بھی سامان مدحت مہیا فرمائے۔ قربان جائیے اس کے احسانات پر اور نثار ہو جائیے اس کی عنایات پر اگر ایک عالم کی ہدایت کا سامان اس نے علم کو بنایا ہے تو ایک جاہل کی تسلی کا ذریعہ بھی وہ ایسی شان و شوکت کا رکھتا ہے۔ اگر تعلیم یافتہ کی ہدایت کے لئے کتب بینی ذریعہ فوز و فلاح ہوتی ہے تو ایک بے علم شخص کیلئے اس کے حقیقۃ قدرت میں اس سے بڑھکر ذریعہ موجود ہوتا ہے۔ اگرچہ فرط راحت سے قلم بیا اسوقت اسقدر روانگی ہے کہ کئی دفتر لکھے جائیں لیکن تاہم اختصار اولیٰ ہوتا ہے اسکو مد نظر رکھتے ہوئے میں ایک تازہ نشان صداقت کا ذکر کرتا ہوں جو کہ بندہ کی بیوی کو موجب ہدایت ہوا۔ میں صدر الدین نام موضع موٹا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کا رہنے والا ہوں اور آج ایبٹ آباد سکول میں ٹیچر ہوں۔ مجھے چند ماہ ہوئے کہ اس سلسلہ عالیہ میں بیعت کی اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اسنے ہدایت دی۔ چندیوم ہوئے کہ بندہ نے اپنی بیوی کو بطور تبلیغ کہا کہ تم بھی بیعت کروا سنے کہا بہت اچھا چنانچہ مینے اس کیطرف سے ایک خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں تحریر کر دیا۔ خط لکھتے وقت مینے کہا کہ تم میرے پیچھے تو بیعت نہیں کرتیں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ میں سچا مذہب خیال کرتی ہوں۔ مینے خط لکھ دیا دو دن گذرے کہ شب ۲۲ رمضان بوقت ۲ بجے اسنے مجھے کہا کہ مینے مندرجہ ذیل خواب دیکھا وہ کہتی ہے کہ میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کنواں ہے اور اسپر بہت آدمی جمع ہیں جنکو تم (مجھے مخاطب کرکے) مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق وعظ کر رہے ہو۔ پاس سے ایک گنوار گذرا اور کہا کہ ویسے ہی جھوٹے طومار کھڑے کر رہے ہیں وہ کہتی ہے مینے اسے ڈانٹا اور کہا کہ خبردار ایسا مت کہو۔ خیر تم نے کہا کہ چھوڑ دو خدا خود انکو سمجھا دیگا۔ اور اسنے انتقام لیگا۔ چنانچہ میں چپ ہوگئی۔ پھر تم نے ایک جانور کیطرف اشارہ کرکے جو وہاں قریب ہی مضبوط رسیوں سے جکڑا ہوا تھا کہا کہ جاؤ اور اسکو مضبوط باندھو۔ جب لوگ اسے مضبوط کرنے کے لئے جونہی اس کیطرف رُخ کیا وہ رسیوں کو توڑکر ان تمام آدمیوں پر حملہ آور ہوا اور وہ سب بھاگ گئے جنمیں تم بھی تھے اور پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا۔ میں ایک گندم کے کھیت میں چھپ گئی تو اس وجہ سے وہ کہیں اور طرف چلا گیا۔ میں کھیت سے باہر نکلی اور سامنے ایک گاؤں نظر آیا جو لب سڑک واقع تھا میں اس میں گئی اور وہاں ایک گھر والوں سے پناہ مانگی اُنھوں نے کہا کہ اندر جا بیٹھ یہاں کوئی جانور نہیں۔ چنانچہ میں اندر چلی گئی چند منٹ کے بعد انھوں نے کہا کہ باہر آجاؤ میں آئی جونہی میں باہر نکلی تو شور اٹھا کہ وہ سانڈ آیا۔ چنانچہ میں بھی اس کے دیکھنے کو مکان سے باہر گلی میں آگئی۔ دیکھا کہ واقعی آرہا ہے اچانک تم بھی وہاں ہی ہو۔ اور اسی وقت وہیں کھڑے کھڑے ایک مٹکا سٹی کا پیدا ہوگیا تم اس کے اندر داخل ہوگئے اور میں باہر رہی اور دیکھ رہی ہوں کہ سانڈ آرہا ہے۔ اسی اضطراب میں مجھے خیال آیا کہ دیکھو اب موقعہ ہے میں اپنے پیر کو آزمالیتی ہوں جس بلند آواز سے کہا کہ اسے نورالدین اگر تم سچے ہو تو اسوقت اس مصیبت سے بچاؤ پانچ چار دفعہ اسی طرح کہا فوراً سانڈ غائب ہوگیا اور بالکل امن و امان پھر تم بھی باہر آگئے اور میرے دونوں بچے بھی صحیح و سلامت مجھے مل گئے اور میں بھی صحیح و سلامت بچ رہی۔ اسوقت تم نے کہا کہ اب تو یقین ہوا ہے۔ تو میں نے کہا ہاں یقین ہوگیا ہے۔ اور پھر تمھارے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ اب تم بھی دُنیا کی محبت دل سے نکال ڈالو۔ چنانچہ ایک سیاہ رنگ کی بھیڑ تمھارے اندر سے بھاگ کر نکل گئی اور میں نے دیکھا اور تم نے بتایا کہ دیکھو دنیا جاتی ہے۔ یہ خواب دیکھ اس نے مجھے بیدار کیا اور سارا خواب سُنایا اور نیز کہا کہ میں مدت سے دعا کیا کرتی تھی کہ خدایا اگر یہ دین سچا ہے تو مجھے کوئی نشان دکھلا پس خدا نے نشان دکھلا دیا فالحمد للہ علیٰ ذالک اسنے یہ بھی کہا کہ اگرچہ خط بیعت لکھا دیا تھا لیکن مجھے کامل یقین نہ تھا لیکن اب تو کامل چھوڑ اکمل ہوگیا ہے۔ تو مینے کہا غسل کر چنانچہ اس نے بھی شکریہ ادا کیا اور میں نے بھی۔ وہ ان دلائل کو کہاں سمجھ سکتی تھی جو کہ مرزا صاحب کی صداقت کے ہیں۔ خدا نے یہ دلائل دکھلا دیئے۔ بیشک خدایا تو ارحم الراحمین ہے اور تیری ذات نہایت بے نیاز ہے اور تو جسے جسطرح سے چاہے ہدایت نصیب کر دیتا ہے۔

وی پی آتے ہیں

جن اصحاب کے نام ۲۔ اکتوبر کا اخبار وی پی کیا جائیگا۔ ان کی فہرست اس اخبار کے بیاعث دوبارہ صفحہ ۹-۱۰-۱۱-۱۲ پر شائع کی گئی

بنگال میں احمدیت

جناب مولوی عبدالواحد صاحب بنگال سے لکھتے ہیں۔ «مبائعین جدید کے تیسرے سو کی فہرست ملفوف عریضہ ہذا ہے۔ بہت مدت کے بعد یہ تیسرا سو اختتام کو پہنچا۔ اس اثناء میں مخالفین نے روک ڈالنے میں چونکہ بہت کوشش کی اس لئے لوگ پس و پیش کر رہے ہیں مگر رمضان شریف کے قبل سے رجوع لوگوں کا کچھ زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اللہم زد فزد۔ چوتھا سو کا بھی ۲۷ نمبر تک پہنچ گیا ہے۔ اُمید قوی ہے فضل الٰہی سے کہ برخلاف تیسرا سو کے یہ چوتھا سو جلدی اختتام کو پہنچے آمین۔

عید الفطر میں خاکسار کا ارادہ تھا کہ عید گاہ میں جلنے سے چونکہ مخالفین کے ساتھ جنگ و جدل کا خطرہ تھا جامع مسجد میں نماز عید اپنی جماعت کو لیکر پڑھوں مگر ......

... یہاں سے دور یہاں کے مخالفین کا حامی بنا ہوا ہے۔ اس نے یہاں کے حاکم اعلیٰ کو جو ایک انگریز جوائنٹ مجسٹریٹ ہے بہت کچھ کہہ بول کر مسجد میں جانے سے بھی ممانعت کرادی۔ پس ناچار اپنے مکان ہی پر عید کی نماز پڑھی میرا خیال تھا کہ احمدیوں کے سوا غیر احمدی کوئی بھی نہیں آئیگا مگر فضل الٰہی سے کہ غیر احمدی بھی بہت آگئے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ مصلے ہمارے یہاں پانسو سے بھی اوپر تھے فالحمدللہ حمداً کثیراً۔ اب اُمیدوار ہوں کہ حضور ہمارے لئے بدرگاہ ذوالجلال دعا فرماویں۔ فی الحال مخالفین اس جماعت کی ترقی کو دیکھ کر مخالفت میں سعی بلیغ بہم پہنچا رہے ہیں»

شیخ نور احمد صاحب

ولایت سے لکھتے ہیں السلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ۔ گذارش ہے کہ ہم سب خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا محض اُسی کے فضل سے اُسی کی بخشی زبان سے اُسی کی توفیق سے اس سرزمین پر کرتے ہیں محض خدا تعالیٰ نے اپنے کرم و فضل سے میری ایک مدت مدید کی دعا سنی ہے مجھے یاد ہے کہ ایام طفولیت میں میں نے حضرت بلالؓ کا حال کسی کتاب میں پڑھا تو میرے دل میں جوش اُٹھا اور دعا کی کہ الٰہی مجھے بلالؓ بنا دے۔ نہ معلوم کہ وہ کونسا نیک وقت تھا۔ مگر اُس کے بعد جب حضور علیہ السلام کی غلامی کا موقعہ پیش آیا وہ بھی محض خدا تعالیٰ نے خود مجھے حکم دیا کہ یہ مہدی ہے۔ چنانچہ حسب ارشاد ربی حضرت اقدس علیہ السلام کے خدام میں داخل ہوا جسکو اس وقت ۲۲ سال کچھ ماہ کم ہوئے ہیں یعنی بائیسواں سال گذرتا ہے۔

اس عرصہ میں اکثر خیال آیا ہے اور اسی بناء پر دعا کی۔ الٰہی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو کر بہت سے انسان آسکے اور خاتم رحمۃ العالمین انبیاء کے بروز ہوئے تو کیا بلال رضی اللہ عنہ کا اگر مجھے مثیل بنا دیوے تو کیا تیری قدرت سے بعید ہے۔ اگرچہ مجھے بذریعہ الہام یا کشف وغیرہ کے یہ نہیں بتایا گیا کہ ہاں مگر اس قدر دل میں تسلی ضرور ہو گئی ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جہاز میں جب میں اس ملک کی طرف آ رہا تھا تو مجھے اس مسجد کے متعلق کوئی علم نہ تھا مگر دل میں ایک تڑپ تھی کہ کبھی کوئی مسجد ہو وہاں میں بلال کی طرح اذان دوں۔ جونہی ہم وارد انگلینڈ ہوئے اور خواجہ جی سے ملاقات ہوئی اور اُن سے ذکر کیا تو اُنھوں نے فرمایا۔ اس مسجد کا فیصلہ ہمارے حق میں ہونیوالا ہے۔ مجھے تو بہت ہی خوشی ہوئی۔ آخر میری مراد یہی تھی کہ اس کفرستان میں مسجد میں اذان دوں۔ چنانچہ ۹۔ رمضان مبارک کو میں نے اذان دی اور نماز باجماعت ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب ہمارے امام ہوتے ہیں۔ جناب چودھری فتح محمدؐ صاحب اور یہ عاجز مقتدی ہوتے ہیں۔ ایک دن ایک کرنیل الطاف حسین صاحب بھی شامل جماعت ہوئے تھے۔ اکثر دوستوں کے خط آتے ہیں کہ مسجد مبارک ہو۔ اب خدا تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ الٰہی اس مسجد کو جیسا ہم نے اخلاص سے آکر آباد کیا ہے اس کو مسلمانوں سے بھرپور کر دے اسلام پھیلے اسلام کا بول بالا ہو آمین۔

جس وقت میں نے یہاں آکر اذان دی ہے وہ ظہر کی نماز کا وقت تھا بے اختیار میری آنکھوں سے پانی جاری تھا اور دل مرغ بسمل کی طرح سینہ میں تڑپ رہا تھا اور زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ الٰہی اسلام کا بول بالا کر جو دعائیں محمد رسول اللہ نے کیں اور جو دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی اور جو دعائیں اسوقت کا موجودہ خلیفہ کر رہا ہے وہ سب کی سب قبول فرما آمین

اطلاع

آجکل پادری طامس ہاول صاحب بڑے غیظ سے بھرے ہوئے جوش کے ساتھ اسلام کے برخلاف بہت ناپاک الفاظ سے بھرے ہوئے لٹریچر کو شائع کر رہے ہیں اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان پاک میں اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے ہیں ہو شاید

[illegible] کبھی کسی پادری نے [illegible] میں سے ایک رسالہ کا جواب میاں سراج الدین صاحب عمر نے لکھا ہے چونکہ مضمون بہت لمبا ہے اور درمیان [illegible] پورا لطف نہیں رہتا اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۲۔ اور ۱۵۔ دو نمبروں کو اکٹھا کر کے پورا مضمون ۱۲ اکتوبر کو شائع کیا جاوے۔ اس واسطے ۹۔ اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا ✦

عربوں کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عرب عبدالحی صاحب لائے تھے اور کچھ درکار ہیں۔ عرب۔ مصر۔ امریکہ وغیرہ بلاد جہاں پڑھے لکھے عرب موجود ہیں وہاں کے دوست توجہ کریں اور ازراہ عنایت ایسے آدمیوں کی فہرست ارسال کریں جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مفید ہو سکتا ہو ✦

دو کاتبوں کی ضرورت

درخواستیں بمعہ نمونہ خط و شرائط تنخواہ بنام مینجر صاحب الفضل قادیان آنی چاہئیں ✦

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف نہیں چھپ سکا ✦

رسید زر

[illegible] جولائی ۱۹۱۳ء

میاں غلام رسول صاحب نمبر ۹۱۵ جون ۱۳ء تا جولائی ۱۴ء للعہ
خانبہادر مرزا سلطان احمد صاحب نمبر ۲۲۰ " " للعہ
منشی طالب علی صاحب نمبر ۲۰۷ " " للعہ
ماسٹر برکت علی صاحب نمبر ۱۴۹ " " للعہ
منشی محمد صادق صاحب نمبر ۱۲۴۲ جون ۱۳ء تا جون ۱۵ء للعہ
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نمبر ۳۵ جون ۱۳ء تا جون ۱۴ء للعہ
میاں امام الدین صاحب نمبر ۵۴۷ " " عہ
محمد خلیل صاحب مسلم نمبر ۳۱۵۲ " " عہ

۱۵ جولائی ۱۳ء

مولوی بوٹے خانصاحب نمبر ۲۴۷ جون ۱۳ء تا جولائی ۱۴ء للعہ
شیخ نور احمد صاحب ۲۱/۱۰۱ " " للعہ
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۱۵۶ " " للعہ
بابو عبدالرحمٰن صاحب نمبر ۸۲۲ " " للعہ
میاں غلام رسول صاحب تیمم نمبر ۱۱۶۹ " " للعہ

کون صاحب امداد کرینگے

ایک معلمہ خاتون ہیں ان کے نام اخبار بدر ایک سال کے واسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خان صاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا۔ وہ سال ختم ہوا۔ کیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کے واسطے اس خاتون کے لئے قیمت دے سکتے ہیں؟

کل داءٍ دواءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزاں

سرمہ مراوارید - سلوا کسائڈ والا - مقوی بصر - مفید - گرے - غشا - نزول الماء قیمت فیتولہ . . . . عہ

سرمہ دافع پھولا نی ناشہ . . . . عہ

سرمہ مکحلی مفید پڑوال - دھند - سبل - بیاض چشم آب چشم فیتولہ عہ

سرمہ مفید البصر از ضعف پیری فیتولہ . . . . . . عہ

سرمہ بباق مفید سلاق و سرخی ناک . . . . عہ

حب حافظ الجنین - اکسیر الجنین - اٹھرا کو دور کرتی ہیں عہ

حب مقوی باہ و ممسک چار درجن قیمت . . . . عہ

دوائے بواسیر خونی ۳۲ - خوراک . . . . . . عہ

دوائے جریان ۲۸ - خوراک . . . . . عہ

دوائے مقوی حافظہ - دافع فالج رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ . . . . عہ

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲ - درجن ۱۲

دوائے قوۃ باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ - خوراک عہ

ق - د معرفت بدر ایجنسی - قادیان

کھوئی ہوئی قوت

ہمارے ایک معتبر بھائی ایک مقوی سنبز اور قیمتی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت مبلغ عہ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئے۔

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک - آزمالو - تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوشخبری - اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی آزمالو قیمت عہ

کشتہ یشب مرکب - ضعف دل - دل کا دھڑکنا - کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی کا رکھتا ہے - ۲۴ خوراک عہ

معجون چاندنی اسکے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک حد درجہ کا ہوگا۔ مفرح دل قیمت ۵ تولہ عہ

مفرح کوسمی دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز کرتی ہے۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے - قیمت فی ڈبیہ کلاں عہ ہر ایک کا پرچہ استعمال ہمراہ ہوگا

ع - ن - معرفت بدر ایجنسی قادیان

حب ہیضہ مجرب

ہر ہیضہ والے کو دن میں چار دفعہ کم ... ۱ الی ... کا پانی پلانا اور برف - گولی ۱۲ عدد قیمت عہ

ملنے کا پتہ

ق - د - معرفت دفتر بدر - قادیان

مصالح العرب

جن احباب نے مصالح العرب کے واسطے دس دو روپے عطا فرمائے ہیں ان کا پرچہ عرب میں ہی جائیگا لیکن جو صاحب چاہیں وہ بجائے دس کے اپنے نام بھی منگوا سکتے ہیں۔ اور جن احباب نے دو روپے سے زائد عطا فرمائے ہیں ان کو ایک پرچہ جائیگا اور باقی پرچے عرب میں جائینگے۔ منیجر بدر قادیان - ضلع گورداسپور

ضرورت نکاح

ایک نو مسلم عمر ۲۰ سال ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے۔ پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہیں۔ جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کے واسطے عمدہ موقعہ ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ہونی چاہئے۔

سرمہ سفید

ایک دوست کا پشت در پشت سے آزمودہ نسخہ - خارش - سرخی - جالا دھند - گکرے و دیگر امراض چشم کے واسطے از حد مفید قیمت فیتولہ عہ علاوہ محصول ڈاک - بدر ایجنسی قادیان سے طلب کرو

کمی صفحات

اس اخبار میں صفحات ۹ - لغایت ۱۲ مصالح العرب کے ہیں اور صرف ان خریداروں کے اخبار میں ڈالے گئے ہیں جن کی خواہش ہے کہ ان کو ایک پرچہ عربی تبلیغ کا ان کے اخبار کے ساتھ جایا کرے۔ باقی خریدار اپنے اخبار کو ناقص نہ سمجھیں۔

پنسل سے نہ لکھو

بعض لوگ پنسل سے رقعے لکھکر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرتے ہیں یا باہر سے پنسل سے لکھا ہوا خط روانہ کرتے ہیں یا فہرست دعا میں اپنا نام پنسل سے لکھدیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اطلاع ہو کہ حضرت پنسل سے لکھا ہوا پڑھنا پسند نہیں فرماتے۔ اس سے آپکو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی صاحب پنسل سے کچھ لکھ کر پیش خدمت نہ کیا کریں۔

ضرورت نکاح

ایک سیدزادی کے نکاح کے واسطے جسکی عمر بائیس سال ہے احمدی نوجوان تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ شرد ہے پرکاش دیوجی پرچارک برہمو دھرم

رزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے۔

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کرکے ہادی سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور خوشگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی